روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 11 جولائی 2011ء 8 شعبان 1432 ہجری 11 وفا 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 158

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بغیر امتیازی نشان کے نہ مذہب حق اور مذہب باطل میں کوئی کھلا کھلا تفرقہ پیدا ہوسکتا ہے اور نہ ایک راستباز اور مکار کے درمیان کوئی فرق بین ظاہر ہوسکتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک شخص دراصل بدچلن اور فاسق اور فاجر ہو لیکن اس کی بدچلنیاں ظاہر نہ ہوں۔ پس اگر ایسی صورت میں وہ بھی راستبازی کا دعویٰ کرے جیسا کہ ایسے دعوے ہمیشہ دنیا میں پائے جاتے ہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کی طرف سے حقیقی راستباز کے لئے کونسا ایک چمکتا ہوا نشان ہے جس سے وہ ایسے مکاروں سے الگ کا الگ دکھائی دے اور روز روشن کی طرح شناخت کرلیا جائے۔ حالانکہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا کی بنیاد ڈالی گئی ہے سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے اور یہی قانون قدرت ہے کہ تمام عمدہ اور خراب چیزوں میں ایک امتیازی نشان رکھا گیا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ بظاہر سونا اور پیتل ہم شکل ہیں یہاں تک کہ بعض جاہل اس سے دھوکہ بھی کھا لیتے ہیں۔ لیکن حکیم مطلق نے سونے میں ایک امتیازی نشان رکھا ہے جس کو صراف فی الفور شناخت کر لیتے ہیں اور بہتیرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر ایسے ہیں جو کہ ہیرے سے بہت مشابہ ہیں اور بعض نادان ان کو ہیرا سمجھ کر ہزار ہا روپیہ کا نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن صانع عالم نے ہیرے کے لئے ایک امتیازی نشان رکھا ہوا ہے جس کو ایک دانشمند جوہری شناخت کرسکتا ہے۔ ایسا ہی دنیا کے کل جواہرات اور عمدہ چیزوں کو دیکھ لو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی ردی اور ادنیٰ درجہ کی چیزیں ان سے شکل میں مل جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قدر جوہر اپنے امتیازی نشان سے اپنی خصوصیت کو ظاہر کردیتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور خود انسان کو دیکھو کہ اگرچہ وہ صورت میں بہت سے حیوانات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندر سے تاہم اس میں ایک امتیازی نشان ہے جس کی وجہ سے ہم کسی بندر کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر جب کہ اس مادی دنیا میں جو ناپائدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بمقابل آخرت کے کچھ چیز نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کے لئے حکیم مطلق نے امتیازی نشان قائم کردیا ہے جس کی وجہ سے وہ جوہر بسہولت شناخت کیا جاتا ہے تو پھر مذہب جس کی غلطی جہنم تک پہنچاتی ہے اور ایسا ہی ایک راستباز اور اہل اللہ کا وجود جس کا انکار شقاوت ابدی کے گڑھے میں ڈالتا ہے کیونکر یقین کیا جائے کہ ان کی شناخت کے لئے کوئی بھی یقینی اور قطعی نشان نہیں۔ پس ایسے شخص سے زیادہ کون احمق اور نادان ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ سچے مذہب اور سچے راستباز کے لئے کوئی امتیازی نشان خدا نے قائم نہیں کیا۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ قرآن شریف میں آپ فرماتا ہے کہ کتاب اللہ جو مذہب کی بنیاد ہے امتیازی نشان اپنے اندر رکھتی ہے جس کی نظیر کوئی پیش نہیں کرسکتا اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن کو فرقان عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راستباز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد21ص62)

عظیم کتاب کی قسم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ الطّور میں ایک ایسی لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھائی گئی ہے جو چمڑے کے کھلے صحیفوں پر لکھی ہوئی ہے۔ چونکہ پرانے زمانہ میں چمڑے پر لکھنے کا رواج تھا اس لئے وہ کتاب چمڑے کے صحیفوں پر لکھی ہوئی بتائی گئی ہے اور اس کتاب میں ہی بیت اللہ کی پیشگوئی موجود ہے جو متقیوں اور روحانیت سے معمور ہوگا اور پھر اونچی چھت والے آسمان کو گواہ ٹھہرایا گیا اور جوش مارتے ہوئے سمندر کو بھی جن دونوں کے مابین پانی مسخر کردیا گیا ہے اور وہ زندگی کا سہارا بنتا ہے۔ ان تمام آسمانی گواہیوں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ یہ انذار فرماتا ہے کہ جس دن آسمان سخت لرزہ کھائے گا اور پہاڑوں جیسی بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں اکھیڑ پھینکی جائیں گی اور سب دنیا میں پراگندہ ہوجائیں گی، اس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے دنیا ہی میں بہت بڑی ہلاکت ہوگی۔

نمازوں میں دلچسپی اور شوق کو قائم رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’یہ اعلیٰ اخلاقی معیار اور تقویٰ کے بلند معیار خدا تعالیٰ کی مدد اور رہنمائی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے اس لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کے لئے پانچ وقت کی نماز اور حتی المقدور باجماعت نماز اور نوافل کے ذریعہ کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں نماز سینٹرز اور (بیوت) کو بھریں۔ باجماعت نمازوں کی ادائیگی سے نہ صرف آپ روحانی ترقی حاصل کریں گے بلکہ دوسروں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ چھوڑیں گے۔...... تمام عہدیداران کو جو یہاں نہیں ہیں انہیں بھی یہ ہدایت پہنچائیں تاکہ وہ بھی اس پر عمل کریں۔

...... لوگوں کو نمازوں میں لانے کے لئے پلاننگ کے سلسلہ میں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ آسانی سے قابل عمل ہو۔ بعض دفعہ بعض عہدیدار اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے اتنے پُرجوش ہوتے ہیں کہ وہ زمینی حقائق کو نظرانداز کردیتے ہیں۔...... نمازوں میں لوگوں کی دلچسپی اور شوق کو قائم رکھنے کے لئے کوشش کریں لیکن زبردستی نہ کریں بلکہ ان میں احساس پیدا کریں کہ احمدی ہونے کی حیثیت سے ان کے اندر کیا پاک تبدیلیاں پیدا ہونی چاہئیں جن سے وہ دوسروں سے ممتاز ہوجائیں۔ یہ مثبت تبدیلیاں لانے کے لئے ہمیشہ دعا کریں کہ انہیں ثبات قدم اور استقامت عطا ہو۔‘‘

(از الفضل انٹرنیشنل 06/جولائی 2007ء)

ضرورت گھریلو باورچی

دارالضیافت کے ذریعہ ایک معزز فیملی کیلئے ایک مرد باورچی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنے محلّہ کے صدر کی سفارش کے ساتھ فوری ملیں۔

(نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ)

ص۔ممتاز

حضرت مسیح موعود کی سیرت کے

چند ایمان افروز اور دلکش واقعات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جس طرح تم دیکھتے ہو کہ سورج کی روشنی ہر ایک جگہ پر پڑتی ہے اور کوئی لطیف یا کثیف جگہ اس سے باہر نہیں ہے ۔یہی قانون قدرت روحانی آفتاب کی روشنی کے متعلق ہے کہ نہ کثیف جگہ اس روشنی سے محروم رہ سکتی ہے اور نہ لطیف جگہ ہاں مصفا اور شفاف دلوں پر وہ نور عاشق ہے جب وہ آفتاب روحانی مصفا چیزوں پر اپنا نور ڈالتا ہے تو اپنا کامل نور ان میں ظاہر کر دیتا ہے ۔یہاں تک کہ اپنے چہرہ کی تصویر ان میں کھینچ دیتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک مصفا پانی یا مصفا آئینہ کے مقابل پر جب سورج آتا ہے ۔تو اپنی تمام صورت اس میں ظاہر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جیسا کہ آسمان پر سورج نظر آتا ہے ویسا ہی بغیر کسی فرق کے اس مصفا پانی یا آئینہ میں نظر آتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 26)

بلاشبہ آپ کی تحریرات کا ہر لفظ اور آپ کی سیرت کا ہر پہلو آپ کے مصفا اور شفاف دل کا آئینہ دار ہے۔

ذیل میں تاریخ احمدیت سے آپ کی سیرت کے چند سنہری واقعات پیش خدمت ہیں جو کہ نہ صرف آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی توحید عظمت، محبت اور توکل کا عکس ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی آپ سے محبت کی بھی دلیل ہیں کیونکہ ہر طبقے کے انسانوں سے محض للہ ایسی بے لوث محبت سوائے عنایت الٰہی کے ممکن نہیں۔

دوستوں سے مل کر رہنے کی خواہش

حضرت مسیح موعود کو اپنے خدام سے والہانہ محبت تھی۔حضور فرمایا کرتے تھے کہ میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے ۔یہ اسی جذبہ کا نتیجہ تھا کہ ابتداء میں آنے والے مہاجرین حضور ہی کے مکان میں سکونت رکھتے تھے ۔چنانچہ پیر افتخار احمد صاحب کے لئے ایک کوٹھڑی حضرت اقدس کے گھر ہی میں تھی۔اور اس کے اوپر کی کوٹھڑی میں مولانا عبدالکریم صاحب رہا کرتے تھے۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب فرماتے تھے جب میں قادیان آیا۔تو حضرت اقدس نے ایک برآمدے میں رسی باندھ کر اس پر پردہ ڈال دیا۔ایک طرف خود ہو گئے ۔دوسری طرف مجھے جگہ دے دی۔پھر مولوی عبدالکریم صاحب آئے تو آپ نے ایک اور رسی باندھ دی اور پردہ ڈال کر کچھ جگہ ان کو دے دی۔مولوی محمد احسن صاحب آئے ۔آپ نے ان کو بھی جگہ دی۔اسی طرح جو مہمان آتا آپ سمٹ جاتے اور مہمان کے لئے جگہ بنا دیتے۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 493)

ملکہ کو دعوت حق اور ''تحفہ قیصریہ'' کی تصنیف

22,21,20 جون 1897ء کو ہندوستان بھر میں ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی اس جشن میں حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ نے بھی حصہ لیا جو دینی عظمت اور وقار کے لحاظ سے ایک امتیازی شان رکھتا تھا دوسرے اداروں یا فرقوں نے جوبلی کی تقریب محض چراغاں، غرباء کو طعام، قیصرہ ہند کی مدح اور حکومت کے بقاء و استحکام کی دعا تک محدود رکھی مگر حضرت مسیح موعود نے اپنے جوش دینی کے باعث یہ تقریب بھی جو خالص مادی تقریب تھی علمی جہاد میں تبدیل کر دی۔اس سلسلے میں حضور نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ 27 مئی 1897ء کو ''تحفہ قیصریہ'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا۔جس میں ملکہ وکٹوریہ کو تثلیث سے تائب ہو کر قرآن مجید کی سچی اور پر حکمت تعلیم سے وابستہ ہونے کی نہایت لطیف رنگ میں دعوت دی۔

لندن میں ''جلسہ مذاہب'' کے انعقاد کی تجویز

حضرت اقدس نے ''تحفہ قیصریہ'' میں ملکہ کے سامنے ''جلسہ مذاہب'' کے انعقاد کی تجویز بھی پیش کی ۔چنانچہ فرمایا:۔'' قیاصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہوا۔اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا تو اسے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوئی کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک موحد اور دوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا کا باہم بحث کراوے۔چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے حضور میں بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی اور بحث کے سننے کے لئے معزز ناظرین اور ارکان دولت کی صدہا کرسیاں بلحاظ مرتبہ اور مقام کے بچھائی گئیں اور دونوں فریق کے پادریوں کی چالیس دن تک بادشاہ کے حضور میں بحث ہوتی رہی اور قیصر روم بخوبی فریقین کے دلائل سنتا رہا۔اور ان پر غور کرتا رہا۔آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ غالب آ گیا اور دوسرے فرقہ کو ایسی شکست آئی کہ اس مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے زور سے موحد فرقہ کی طرف کھینچا گیا اور قبل اس کے جو اس مجلس سے اٹھے توحید کا مذہب اختیار کر لیا۔اور ان موحد عیسائیوں میں سے ہو گیا جن کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے اور بیٹا اور خدا کہنے سے دستبردار ہو گیا ۔اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک تخت روم موحد ہوتا رہا۔

اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں کا دستور تھا اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہندہ دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایۂ تخت میں انعقاد فرماویں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار رہو گی ۔مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہے...... ہاں یہ ضروری ہو گا کہ اس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے دوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔اگر ایسا ہوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک روحانی یادگار ہو گا۔اور انگلستان جس کے کانوں تک بڑی خیانتوں کے ساتھ دینی واقعات پہنچائے گئے ہیں ایک سچے نقشہ پر اطلاع پا جائے گا۔بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے مطلع ہو جائیں۔''

ملکہ کے لئے حضرت مسیح کی ملاقات کا آسمانی تحفہ

حضرت اقدس نے ملکہ وکٹوریہ کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ'' خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افتراء جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے ۔کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔''

نشان نمائی کی پیشکش

اس رسالہ میں آپ نے اپنے دعویٰ نشان نمائی کا ذکر کرتے ہوئے ملکہ وکٹوریہ کے سامنے بھی پیشکش کی کہ اگر وہ مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں ''تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ...... پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 614-616)

اللہ تعالیٰ کا یہ محض احسان ہے کہ اس نے ہمیں احمدی پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اور ہماری نسلوں کو بھی تا قیامت اپنے فضل سے اخلاص و وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ سے چمٹائے رکھے۔ اور اپنے فضل اور رحم سے آپ کے لائے ہوئے نور کو آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

واقفین نو توجہ فرمائیں

سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو کیلئے ششماہی دوم کا نصاب درج ذیل ہے۔

قرآن کریم: پارہ نمبر 17 نصف آخر معہ ترجمہ از حضرت میر اسحٰق صاحب

تاریخ اسلام: دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود صفحہ 103 تا 234

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: کشتی نوح

علمی مسائل: ختم نبوت قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

17 جولائی 2011ء کو اس نصاب کا امتحان ہو گا۔پرچے کے حصول کیلئے سیکرٹری صاحب وقف نو سے رابطہ فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

افتتاح بیت الامن، بیت الباقی، حضور انور کے خطابات اور جرمن احباب کی ملاقات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

20 جون 2011ء

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز سے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج 48 فیملیز کے 163 افراد اور اس کے علاوہ 35 سنگل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ، جرمنی کی مختلف جماعتوں Elwangen، Goppingen، Waiblingen، Gagenau، Boblingen، Bietigheim اور باہر کے ممالک ماریشس، پاکستان اور آسٹریلیا کے افراد بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں جماعت جرمنی کے مختلف مرکزی دفاتر کا وزٹ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی جنرل سیکرٹری صاحب اور شعبہ جائیداد اور شعبہ دعوت الی اللہ کے دفتر میں تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ضیافت، کچن کا معائنہ فرمایا اور وہاں کام کرنے والے کارکنان کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ MTA کے شعبہ میں بھی تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ جامعہ جرمنی کے دو طلباء یہاں ڈیوٹی دے رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب (نیشنل سیکرٹری امور عامہ) جو اس دوران وہاں موجود تھے۔ مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ کے طلباء کو سخت ڈیوٹی دی جائے مثلاً ضیافت میں تاکہ ان کو شروع سے ہی سخت محنت کرنے کی عادت ہو۔

ان مختلف دفاتر کے وزٹ کے بعد دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Nidda کے علاقہ میں نئی تعمیر ہونے والی بیت الامن کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چار بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Nidda کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے Nidda کا فاصلہ 63 کلومیٹر ہے۔

Nidda میں جماعت کا قیام

Nidda میں جماعت احمدیہ کا قیام 1991ء میں عمل میں آیا اور بہت لمبے عرصے تک مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی شوریٰ، انصار اللہ کا نیشنل اجتماع اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا نیشنل اجتماع Nidda میں منعقد ہوتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے ایک دورہ کے دوران یہاں تشریف لائے اور ایک دعوت الی اللہ کی میٹنگ کا انعقاد ہوا۔

پچاس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الامن Nidda میں تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے بڑے والہانہ طریق سے پرجوش نعروں اور دعائیہ خیر مقدمی کلمات سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں جرمنی کا قومی پرچم لئے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہی تھیں۔ جہاں احباب نعرے بلند کر رہے تھے وہاں خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت کی سعادت پارہی تھیں۔ آج یہ جماعت بہت خوش نصیب تھی اور یہاں کا ہر مکین بہت خوش تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے مبارک قدم پہلی بار اس سرزمین پر پڑے ہیں اور حضور انور کا بابرکت وجود ان میں موجود ہے۔ ایک عید کا سماں تھا۔ آج کا دن ایسا بابرکت اور تاریخی دن تھا جو ان کی زندگیوں میں پہلی بار آیا تھا۔ بعض دن قوموں کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج کا دن اس جماعت کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہاں کی جماعت ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہوئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اب عظیم الشان کامیابیاں ان کے قدم چومیں گی۔

افتتاح بیت الامن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ صدر جماعت Nidda مکرم شبیر احمد صاحب اور ریجنل امیر مظفر احمد ظفر صاحب اور مربی سلسلہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الذکر کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور ساڑھے پانچ بجے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی بیت الامن کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا بعد ازاں بیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم آفتاب اسلم صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ ندیم احمد صاحب اور جرمن ترجمہ عرفان بٹ صاحب نے پیش کیا۔

اس تقریب میں علاقہ کے میئر اور بعض دوسرے جرمن مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ Nidda کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ نئے سال کے آغاز پر نماز تہجد ادا کرنا اور اس کے بعد وقار عمل کرنے کی سکیم کا آغاز 1993ء میں Nidda سے ہی ہوا تھا اور آج پورے جرمنی میں نئے سال کے موقع پر وقار عمل کا پروگرام ہوتا ہے۔

بیت الامن کا تعارف

بیت کی تعمیر کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا یہ پلاٹ جس کا رقبہ 2179 مربع میٹر ہے۔ اس جگہ کو ایک لاکھ 56 ہزار یورو میں 2007ء میں خریدا گیا۔ یہ بیت Hessen-Mitte کے ریجن کی پہلی بیت ہے اور یہاں جماعت کا رابطہ مقامی انتظامیہ اور علاقے کے عہدیداروں سے بہت اچھا ہے۔

اس بیت کی انتظامیہ اور کونسل نے بیت کی تعمیر میں بہت مدد اور بہت تعاون کیا ہے باوجود اس کے کہ نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبران نے بیت کی تعمیر کی مخالفت کی تھی۔

ایڈریس میئر

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد علاقہ کے میئر Hans-Peter Seum نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

پہلے تو میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکر گزار ہوں کہ آپ ادھر Nidda میں تشریف لائے۔ میں آج اس موقعہ پر آپ کو اور آپ کی جماعت کو بہت مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ (بیت) کی تعمیر پر آپ سب کو مبارک ہو۔ میری خواہش ہے کہ ہم سب کا تعلق اسی طرح ہی رہے اور ہر مسائل اور تکلیف سے ہم دور رہیں۔

ایک بار پھر میری طرف سے اور تمام کونسل کی طرف سے (بیت) کے افتتاح کے لئے مبارکباد قبول فرمائیں۔

بعد ازاں میئر نے حضور انور کی خدمت میں اپنی کونسل کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت میئر کو تحفہ عطا فرمایا۔

میئر کے اس مختصر ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے۔

متن خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ اس چھوٹے سے خوبصورت شہر میں اور اس خوبصورت علاقہ میں جماعت احمدیہ کو ایک خوبصورت (بیت) بنانے کی توفیق ملی۔ (بیوت) تو جماعت احمدیہ ہر جگہ بنانے کی کوشش کرتی ہے جہاں بھی جماعت موجود ہے۔ بشرطیکہ اس علاقہ کے لوگ تعاون کریں اور جیسا کہ امیر صاحب نے ذکر کیا باوجود یہاں مخالفت کے علاقہ کی اکثریت نے اور جو میئر تھیں اس زمانہ کی انہوں نے خاص تعاون کیا اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی کہ یہ جگہ خرید کر یہاں (بیت) بنائیں۔

عموماً (-) کا جو شدت پسندی کا تصور قائم ہوگیا ہے۔ خاص طور پر مغرب کے لوگوں میں،

اس کی وجہ سے عموماً لوگوں کی اکثریت مغرب میں بڑی سخت اس بات کی مخالفت کرتی ہے کہ (-) کا کوئی مرکز اس علاقہ میں قائم ہو۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ (دین حق) وہ مذہب ہے جو امن اور سلامتی، محبت اور بھائی چارے کا پیغام دینے والا ہے۔ اور حقیقی (دین) پر جو لوگ عمل کر رہے ہیں ان میں یہ نمونے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جس نے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود کو مانا جن کا پیغام یہ ہے کہ میں جن دو باتوں کی طرف شدت سے توجہ دلانی چاہتا ہوں ایک یہ کہ بندہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور جب انسان میں خدا تعالیٰ کی پہچان ہوگی تو پھر اس کی مخلوق کی بھی پہچان ہوگی اور جب مخلوق کی بھی پہچان ہوگی تو دوسرا کام یہ ہے پھر بندہ بندہ کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کے ساتھ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا مذہب ہے، کس کی کیا قومیت ہے، کس کا کیا Status ہے، ایک دوسرے کی عزت اور تکریم اور محبت اور پیار کا سلوک ایک دوسرے سے کیا جائے۔ یہ ہے وہ تعلیم جس کو لے کر حضرت مسیح موعود آئے اور یہ وہ تعلیم ہے جو (دین) کی حقیقی تعلیم ہے۔

پس یہ وہ تعلیم ہے جس کو، جہاں بھی احمدی موجود ہے، پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور جب (بیت) بن جاتی ہے اس علاقہ میں لوگوں کی اس طرف نظر ہو جاتی ہے، خاص توجہ پیدا ہوتی ہے تو پھر اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مزید شدت بھی پیدا ہوتی ہے یا ہونی چاہئے۔ ایک احمدی کا ایک خاص طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ ایک خاص امتیازی نشان ہونا چاہئے کہ وہ پھر اس پیغام کو جو بندہ کو خدا سے ملانے کا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا پیغام ہے وسیع طور پر پھیلائے اور کوئی ایسا عمل کسی احمدی سے ملانے کا سرزد نہ ہو نہ اس کے اندر، نہ اس (بیت) سے باہر، نہ اس علاقہ میں، نہ اس شہر میں جو (دین حق) اور احمدیت کو بدنام کرنے والا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی احمدی آباد ہوں علاقہ کے لوگ یہ گواہی دیں گے کہ احمدی جو ہیں عموماً پیار، محبت اور بھائی چارے کو پھیلانے والے ہیں اور یہ خوبصورت تعلیم ہے اور یہ خوبصورتی ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں پیدا کی، چاہے وہ دنیا کے کسی کونہ میں بھی بس رہی ہو۔

افریقہ میں ہمارے ایک احمدی سیاستدان ہیں، Member of Parliament بھی رہتے ہیں اور وزیر بھی بنتے ہیں وہاں ایک دفعہ یہ ذکر ہو رہا تھا غانا (مغربی افریقہ) میں (-) کی تعداد West Coast کا علاقہ ہے وہاں کم ہے۔ بارہ پندرہ پرسنٹ ہے، یہ بحث ہو رہی تھی کہ ہمارے جو جرائم ہیں، اکثر جرائم پیشہ بظاہر (-) میں سے ہیں اور ایک کمیٹی اس کے لئے حکومت نے بنائی جو یہ غور کرے، جائزہ لے کہ واقعی یہ حقیقت ہے یا نہیں۔ تو ہمارے یہ منسٹر جو ہیں انہوں نے مجھے خود بتایا کہ وہ اس کمیٹی کے ممبر تھے کہ میں نے اس کمیٹی سے کہا کہ یہ تو مجھے نہیں پتہ کہ (-) جرائم پیشہ زیادہ ہیں کہ نہیں لیکن یہ میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ جو جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکا ہے اور اس ملک میں آباد ہے، چاہے وہ غانین ہے یا کسی اور ملک سے آکر یہاں آباد ہے وہ ان جرائم میں نہیں ملوث ہوگا۔ چنانچہ اس کمیٹی افسر نے جیل خانہ جات کا جو ڈائریکٹر جنرل تھا اس کو کہا کہ جائزہ لے کر رپورٹ پیش کریں۔ تو یہ تو حقیقت تھی کہ جرائم میں (-) عیسائیوں کی نسبت زیادہ ملوث تھے، کم ازکم جیلوں میں تھے، لیکن یہ جو انہوں نے چیلنج کیا تھا کہ ہماری وہاں بہت بڑی تعداد ہے احمدیوں کی اس میں سے ایک بھی جرائم پیشہ احمدی نہیں ہوگا، وہ صحیح ثابت ہوئی۔

تو یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود نے دی اور یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کا دنیا میں ہر جگہ احمدی سے اظہار ہوتا ہے اور یہ احمدی کا امتیازی نشان ہے۔

امریکہ کے کونسل جنرل تھے Strasbourg ان کو میں نے کہا یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود لے کر آئے ہیں کہ دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں کسی بھی قوم کا احمدی ہو اس کا ایک بنیادی کردار ہے کہ وہ امن پسند ہے، محبت کو پھیلانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب لانے والا ہے۔ پس یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود نے پیدا کیا دنیا میں، ہر قوم میں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم دنیا کے 198 ممالک میں ہیں اور کروڑوں میں ہیں تو یہ بنیادی امتیاز ہے ہر احمدی کا اور اس امتیاز کو ہر احمدی نے جو یہاں رہتا ہے قائم رکھنا ہے اور اس کا اظہار کرنا ہے تاکہ ان لوگوں کے دلوں میں جو بھی شکوک شبہات ہیں وہ دور ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بہت بڑی خوشخبریاں دی ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس محبت اور امن کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور لوگوں نے (دین حق) کی حقیقت کو سمجھ کر اس کی آغوش میں آنا ہے۔

ایک فارسی الہام ہے حضرت مسیح موعود کا کہ امن است در مکان محبت سرائے ما کہ ہمارا محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔ یہ پیغام آپ نے اس علاقہ میں پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس تسلسل میں حضرت مسیح موعود نے اس الہام کا ذکر فرمایا ہے جو چل رہی ہیں باتیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے۔ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے کہ میرا گھر جہاں بھی بنے گا وہ محبت کا گھر اور امن کا گھر ہے اور دوسرا یہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار کرے گا وہ امن اور صلح اور آشتی کے حصار میں آجائے گا۔ پس یہ ایک احمدی کا کردار ہونا چاہئے جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انی معك و مع اہلك ومع کل من احبك کہ میں تیرے ساتھ ہوں، تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ہر اس شخص کے ساتھ ہوں، جو تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ تو یہ اعزاز حضرت مسیح موعود کو ملا اور حضرت مسیح موعود نے یہ پیغام آگے ہمیں پہنچایا کہ مجھ سے محبت کرو تو اللہ تعالیٰ کی محبت میں پڑو اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا ہوگی تو یہ گھر جو اللہ تعالیٰ کے وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اس کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے آتے ہیں۔ وہ ہمیشہ امن میں رہیں گے اور یہ اعزاز حضرت مسیح موعود کو کیوں ملا؟ اس لئے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ سے محبت تھی۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں نے کہا کہ مجھے اس لئے اعزاز دینا چاہتے ہیں کہ فرشتوں کے یہ الفاظ تھے کہ ہذا رجل یحب رسول اللّٰہ۔ یہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ پس جب اللہ کے رسول سے آپ نے محبت کی تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تیرے سے محبت کرنے والوں کے ساتھ رہوں گا۔

پس جو آپ سے محبت کرنے والے ہیں وہ کبھی (دین حق) کی غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ وہ جب (بیت) میں آئیں گے تو خدا تعالیٰ کی خالص محبت دل میں لے کر آئیں گے سجدہ کریں گے تو خالص اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کریں گے اور پھر آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں گے اور اپنے علاقہ میں بھی محبت، امن، صلح اور آشتی کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے۔

پس یہ چیز ہے جو ہر احمدی کو جو اس علاقہ میں رہتا ہے، اس کا اظہار پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے تاکہ اگر کوئی بھی شخص ایسا ہے جس کے دل میں کچھ شکوک و شبہات باقی رہ گئے ہیں گو کہ امیر صاحب کے بقول ٹاؤن کے لوگوں نے ان لوگوں کو نکال دیا یا ان کو اپنے سے علیحدہ کر دیا یا ان کی طرف سے بیزاری کا اظہار کیا لیکن اگر کوئی ہے تب بھی، اگر ہمارے عمل ہمارے ہر مرد، عورت، بچے کے اندر ایسے ہوں گے جو امن، محبت اور پیار کا پیغام دینے والے ہوں گے اس علاقہ میں بھی اور آپس میں بھی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ لوگ مزید آپ کے قریب آئیں گے، مزید آپ کو دیکھیں گے اور وہ محبت کا پیغام جو حضرت مسیح موعود لے کر آئے تھے اس علاقہ میں پھیلے گا اور اس محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے وارث بنیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے اس کو دنیا اور آخرت کی حسنات مل جاتی ہیں۔

یہ مقصد ہے (بیوت) کا کہ اس کے اندر بھی عبادات کے معیار قائم ہوں اور اس کے باہر بھی اعلیٰ اخلاق، محبت، پیار اور امن اور صلح کے معیار قائم ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم یہ معیار قائم کرنے والے بنیں اور اس علاقہ میں احمدیت اور (حقیقی دین) کا صحیح اور حقیقی پیغام پہنچانے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

چنانچہ سوا چھ بجے یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (بیت) کے بیرونی احاطہ میں اخروٹ کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کی زیارت کی سعادت پائی اور بچیوں نے اس موقعہ پر دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جرمن مہمانوں سے ملاقات

اس تقریب میں شامل جرمن مہمانوں کے لئے ایک علیحدہ کمرہ میں چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان مہمانوں کو بھی شرف ملاقات بخشا۔

باری باری سب مہمانوں نے اپنا تعارف کروایا۔ ان مہمانوں کا تعلق یہاں شہر Nidda کی حکومتی انتظامیہ سے تھا۔ ان میں شہر کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے۔ پروٹسٹنٹ چرچ کے نمائندے بھی تھے۔ کلچرل منسٹری سے تعلق رکھنے والے نمائندے بھی تھے۔ علاقہ کے میئر بھی تھے۔ یہاں کی اکانومک آرگنائزیشن کے نمائندے بھی تھے۔ اسی طرح بعض کا تعلق دوسرے شعبوں سے تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کا حال دریافت فرمایا۔

کلچرل منسٹری سے تعلق رکھنے والے نمائندہ نے بتایا کہ ہم اپنے سکولوں میں مذہب (دین حق) کے بارہ میں پڑھانے کے لئے ایک ریلیجس نصاب تیار کر رہے ہیں۔ جس کی تیاری میں ہمیں کافی مشکلات ہیں، فرقوں کے آپس میں اختلافات ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی یہی کہا تھا اگر آپ اپنے نصاب کی بنیاد قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی سنت و حدیث پر رکھیں گے تو پھر کوئی مشکل نہیں رہے گی۔ جو بھی بنیادی اصول اور بنیادی تعلیمات ہیں وہ لیں۔

اس پر نمائندہ موصوف نے بتایا کہ اب ہم انہی لائنوں پر کام کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ سب سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔آپ لوگوں نے یہاں کی انتظامیہ نے ہمیں اس علاقے میں بیت بنانے کی اجازت دی اور بیت کی تعمیر کے لئے کوشش بھی کی جیسا کہ میں نے سنا ہے اور انہوں نے جماعت سے ہر طرح کا تعاون بھی کیا۔ یہ شرفاء ہوتے ہیں جن کی وجہ سے علاقوں میں امن قائم ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ ان کو جزاء دے۔

میئر کے اس سوال پر کہ جرمنی میں حضور انور کا کتنا قیام ہے۔حضور انور نے فرمایا 24 جون سے یہاں جلسہ سالانہ ہورہا ہے جو تین دن رہے گا اس کے بعد چار پانچ دن کے لئے برلن (Berlin) جانے کا پروگرام ہے پھر دو جولائی کو یہاں سے واپسی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کا یہ علاقہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ بہت اچھے مناظر ہیں۔حضور انور نے فرمایا یہاں میرا پہلا وزٹ ہے۔ مجھے علم نہیں تھا۔احساس نہیں تھا کہ یہ علاقہ اس قدر خوبصورت ہے۔آپ نے اپنے آپ کو بہت خوبصورت علاقے میں چھپایا ہوا ہے۔ باہر کے لوگ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔

ایک مہمان نے بتایا کہ ہمارا یہ علاقہ ملک جرمنی کے درمیان میں ہے۔ مڈل ایریا ہے اس طرح ہم جرمنی کے دل میں رہ رہے ہیں۔ یہ جرمنی کا ہارٹ کہلاتا ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم جرمنی کے دل میں جرمنوں کا دل جیتنے آئے ہیں۔

اس پر مہمان موصوف نے کہا ''ہمارے دل تو آپ پہلے ہی جیت چکے ہیں''۔

ایک مہمان کے اس سوال پر کہ حضور انور کی داڑھی سفید ہے لیکن چہرہ جوان نظر آتا ہے۔حضور انور کی عمر کتنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں تو 61ویں سال میں داخل ہو چکا ہوں۔مہمان کی عمر 52 سال تھی (ان کے بال بھی سفید ہو چکے تھے)۔حضور انور نے فرمایا آپ مجھ سے نو سال چھوٹے ہیں۔

ایک نمائندہ نے یہ سوال کیا کہ حضور کب اور کس طرح خلیفہ منتخب ہوئے۔ کتنے نام پیش ہوئے۔حضور انور نے فرمایا کہ اپریل 2003ء میں اس منصب پر فائز ہوا۔ باقاعدہ الیکشن ہوا تھا۔ ایک الیکٹورل کالج (Electoral College) ہوتا ہے جو انتخاب کرتا ہے۔ ان کیمرہ سیشن ہوتا ہے۔ سمجھ لیں پوپ کی طرح لیکن بغیر دھوئیں (Smoke) کے لیکن زیادہ وقت نہیں لیا جاتا ہے۔ دو تین گھنٹے کا پراسز ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کتنے نام تھے اور کتنے ووٹ اس کا تو مجھے علم نہیں نہ مجھے اپنے نام سے دلچسپی تھی۔ مجھے تو اس وقت پتہ لگا کہ جب چیئرمین نے آکر مجھے کہا کہ آئیں اور ہماری بیعت لیں۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ انتخاب بیت فضل لندن میں ہوا تھا اور امیر صاحب جرمنی کو فرمایا کہ آپ بھی اس کے ممبر تھے۔

آخر پر حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔آپ کا یہاں آنے کا شکریہ۔امید ہے آپ دوبارہ بھی آئیں گے۔آخر پر ان مہمان حضرات نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور وقار عمل کرنے والے احباب اور دیگر گروپس نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یہاں کی ساری جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

سات بجکر بیس منٹ پر یہاں سے بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی گاڑی سے اترے اور دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

24 فیملیز کے 89 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ امارت کی مختلف جماعتوں کے علاوہ Lahr اور Fulda کی جماعتوں سے آنے والے احباب بھی اور پاکستان سے آئی ہوئی بعض فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو قلم اور چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

21 جون 2011ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز میں فرینکفرٹ اور اس ریجن کی جماعتوں کے علاوہ Munster، Boblingen، Borken اور Kiesers Lautrn کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔اس طرح مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 162 افراد نے اور 21 سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Dietzenbach میں بیت الباقی کے افتتاح کی تقریب تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ چھٹی ایسی بیت تھی۔ جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اس دورہ میں فرمارہے تھے۔

Dietzenbach میں جماعت کا قیام

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Dietzenbach کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے یہاں کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔ Dietzenbach کی آبادی 35 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہاں یکصد سے زائد مختلف قوموں اور ملکوں کے لوگ آباد ہیں۔

اس علاقہ میں پہلی احمدی فیملی 1975ء میں آکر آباد ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ تعداد میں اضافہ ہوا۔ باقاعدہ جماعت کا قیام 1980ء میں ہوا۔ 1985ء میں جماعت نے یہاں ایک نماز سنٹر کرایہ پر حاصل کیا۔ پھر سات سال بعد 1992ء میں جماعت نے باقاعدہ ایک سنٹر خرید لیا۔

Dietzenbach کا یہ علاقہ اور یہاں کی جماعت بہت خوش قسمت ہے کہ یہاں تین خلفاء کے مبارک قدم پڑے ہیں۔

1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے دورہ جرمنی کے دوران یہاں تشریف لائے تھے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے جرمنی کے مختلف دوروں کے دوران دو مرتبہ یہاں تشریف لائے۔

اور آج اس سرزمین پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار پڑے ہیں۔

نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الباقی میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنا آقا کو خوش آمدید کہا۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے بیت کے احاطہ میں داخل ہوئی احباب جماعت نے پُر جوش نعرے بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں کے مختلف گروپس دعائیہ نظمیں ع

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اور ع

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے اور خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں اور شرف زیارت پا رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

استقبال کرنے والوں میں بعض جرمن مہمان بھی کھڑے تھے۔

لوکل امیر فاروق احمد چیمہ صاحب اور مربی سلسلہ ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جرمن مہمانوں کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا۔

افتتاح بیت الباقی

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی اور پھر (بیت) کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی اس بیت الباقی کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پانچ بجکر پچیس منٹ پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو و جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعدازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کی ضروریات کے لئے دو سال قبل یہ عمارت خریدی گئی تھی۔ یہاں ایک گروپ بیت کی تعمیر کے خلاف تھا۔ اس وجہ

سے ایک میٹنگ ٹاؤن ہال میں منعقد کی گئی جس میں کونسل کے عہدیداروں، انتظامیہ اور شہریوں نے حصہ لیا۔ یہاں جماعت کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقعہ ملا جس کی وجہ سے مخالفت کم ہوئی۔

شہر کی کونسل اور لوکل انتظامیہ نے بیت کی اجازت کے لئے ہماری بہت مدد کی۔ اجازت موصول ہونے کے بعد لوکل جماعت کے ممبران نے کچھ ہی دنوں میں تین لاکھ یورو کی رقم اکٹھی کر لی اور 8 فروری 2011ء کو اس عمارت کو بیت کی شکل میں بدلنے کا کام شروع ہوا اور چار ماہ کے عرصہ میں یہ بیت مکمل ہوگئی۔ احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ مختلف کام کر کے پچاس ہزار یورو کی رقم بچائی۔

یہ قطعہ زمین جس پر پہلے سے عمارت تعمیر شدہ موجود تھی 29 دسمبر 2009ء میں پانچ لاکھ دس ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا تھا۔ اب جو بیت مکمل ہوئی ہے اس میں نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہیں۔ ایک کا سائز 160 مربع میٹر اور ایک کا 133 مربع میٹر ہے۔ ایک لائبریری ہال بھی ہے۔ بچوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ بنائی گئی ہے۔ چھ مختلف کمرے جماعتی دفاتر کے لئے ہیں اور جماعتی کچن بھی موجود ہے۔ بیوت کے میناروں کی اونچائی چھ میٹر ہے۔

ایڈریس میئر

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد علاقہ Dietzenbach کے میئر Juergen Ropp نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں آج اس موقعہ پر آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ موصوف نے ابتدائی فقرہ اردو زبان میں کہا جس میں سلام اور مبارکباد پیش کی اور اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے مبارکباد دی۔

موصوف نے کہا کہ اس جگہ (بیت) بنانا اتنا آسان نہ تھا۔ ہم سب بہت مشکل سے گزرے ہیں۔ شہریوں کے خوف کو ہم نے ختم کیا ہے اور آج یہ (بیت) بنانا صرف اس لئے ممکن ہوا ہے کہ جرمنی سب کو مذہب کی آزادی دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ممبران 1978ء سے اس علاقہ میں آباد ہیں اور اس شہر میں بڑے پُرامن طریق سے رہتے ہیں۔ میئر نے مزید کہا کہ یہ بات انسانی فطرت میں ہے کہ اسے انجانے اور غیر لوگوں سے خوف ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے ہم نے یہ خوف دور کیا ہے۔ اب سب کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے۔

جماعت احمدیہ کے لوگ ہمارے شہر کی صفائی میں رضاکارانہ طور پر حصہ لیتے ہیں اور شجرکاری میں بھی حصہ لیتے ہیں اور اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ میں (بیت) کے افتتاح میں شامل ہوں۔ آج بھی جو درخت لگایا جائے گا وہ شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے والا ہوگا۔ آخر میں، میں پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور Dietzenbach شہر کی طرف سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ میئر نے حضور انور کی خدمت میں اپنے شہر کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

ایڈریس جرمن ممبر آف پارلیمنٹ

میئر کے اس ایڈریس کے بعد جرمن پارلیمنٹ کی ممبر Mrs. Utazapf نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے تمام احمدی احباب کو (بیت) کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا پھر اس نے کہا کہ میں جماعت کی تاریخ کو اچھی طرح جانتی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ کس قدر ظلم وستم احمدیوں پر پاکستان میں کیا جاتا ہے۔

موصوفہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اب احمدیوں کو Dietzenbach میں ایک نیا وطن مل جائے۔

موصوفہ نے کہا آج آپ سب کو بہت خوشی ہوگی کہ خلیفۃ المسیح یہاں (بیت) کے افتتاح کے لئے موجود ہیں۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ شہر کی انتظامیہ نے (بیت) کی راہ میں حائل مشکلات کو دور کیا ہے۔ موصوفہ نے جماعت احمدیہ کے ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسا اصول ہے کہ سب کو اپنانا چاہئے۔ اگر یہ اصول اپنایا جائے تو پوری دنیا میں امن ہو سکے گا۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ میری تمنا ہے کہ آپ اس شہر میں رہیں۔ یہاں کی پُرامن فضا میں زندگی بسر کر سکیں اور آباد رہیں۔

سابق میئر کا ایڈریس

ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد Dietzenbach کے سابق میئر Zuergen Heyer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہ سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے اس خوبصورت (بیت) کے افتتاح کے موقع پر مجھے دعوت دی اور یہاں کچھ کہنے کا موقع دیا۔

موصوف نے کہا کہ مجھے ابھی تک وہ دن یاد ہے جب 11 ستمبر 1998ء کو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ٹاؤن ہال میں استقبال کرنے کا شرف حاصل ہوا اور مجھے آج بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے یہ الفاظ یاد ہیں کہ اگر اس چھوٹے سے شہر میں امن قائم نہیں ہو سکتا تو پھر ساری دنیا میں کس طرح امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

سابق میئر نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہاں اس شہر میں جماعت کو امن پسند اور محبت و پیار کا رویہ لوگوں کے ڈر اور خوف کو دور کرتا ہے۔

میئر نے بتایا کہ 1989ء میں جب میں میئر بنا تھا۔ جماعت کا وفد میرے پاس آیا تھا اور مجھے اپنا پروگرام بتایا تھا کہ یکم جنوری نئے سال کے پہلے دن وہ کس طرح شہر کی صفائی کریں گے۔ چنانچہ اس دن سے ہر سال یکم جنوری کو جماعت احمدیہ کے افراد شہر کی سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کرتے ہیں (یعنی ایک رات قبل نئے سال کے شروع ہونے پر آتش بازی کے نتیجہ میں جو گند سڑکوں اور گلیوں میں پھیلتا ہے اس کو صاف کرتے ہیں) جماعت احمدیہ ایک نئے جذبے کے ساتھ نئے سال کا آغاز کرتی ہے اور شہر کو صاف رکھتی ہے۔

سابق میئر نے تمام احمدی احباب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ شہر کو صاف رکھنے میں اتنی زیادہ مدد کرتے ہیں۔

آخر پر اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا دی کہ آپ لمبی اور صحت وتندرستی والی زندگی بسر کریں۔ پھر اس نے Dietzenbach کے شہریوں کے لئے دعا کی درخواست کی کہ یہ شہر ایسا ہو کہ ہم کہہ سکیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

سابق جج کا ایڈریس

سابق میئر کے ایڈریس کے بعد ایک سابق وکیل اور جج Horst Schafer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں اور بہت سارے اسائلم کیسز میں انہوں نے جماعت کی غیر معمولی مدد کی ہے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ سب سے پہلے تو میں جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں آج مجھے بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جس کی اس وقت سب سے زیادہ مخالفت کی جاتی ہے۔ میں مہمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا اور دوسرے (-) کا کیا فرق ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی آیت 41 میں جہاں آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیّین ہونے کا ذکر ہے۔ احمدی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیّین سمجھتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ اور نبیوں کا سردار سمجھتے ہیں۔ پس اس وجہ سے غیر احمدی (-) احمدیوں سے دشمنی کرتے ہیں بلکہ وہ احمدیوں سے عداوت میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ اپنے آئین میں بھی 1974ء میں یہ لکھ دیا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور یہ پاکستان کے آئین کا حصہ ہے۔

موصوف نے کہا اس کے بعد ایک فوجی حکمران آیا اس نے خود آئین میں لکھا کہ احمدیوں کو اجازت نہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں جیسا اظہار کریں اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اور مسلمانوں جیسا بنے گا اسے تین ماہ تک قید کیا جا سکتا ہے پھر 1986ء میں اس قانون کو اور سخت کر دیا گیا اور احمدیوں کے لئے زندگی بھر قید اور سزائے موت کا قانون بنا دیا گیا اور یہ قانون آج تک پاکستان میں موجود ہے۔

ہمیں تو یہاں جرمنی میں بہت سی سہولیات حاصل ہیں۔ لیکن پاکستان میں احمدی سخت مظالم کا نشانہ بنتے ہیں۔ (-) کورٹ نے احمدیوں کے لئے اس قانون کے تحت سزائے موت کا فیصلہ سنایا ہے۔ کیونکہ یہ قانون پاکستان کے آئین کا حصہ ہے۔

موصوف نے کہا ایک سال قبل 28 مئی 2010ء لاہور میں احمدیوں کی دو (بیوت) پر شدید حملے ہوئے اور 85 کے قریب احمدی شہید ہوئے۔ دارالذکر میں 2005ء میں میں بھی ہو کر آیا تھا۔

موصوف نے بتایا کہ ان مظالم اور ان شدید حملوں کے بعد جماعت احمدیہ کا ردعمل یہ ہے کہ جماعت نے کبھی بھی کوئی بدلہ نہیں لیا۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ امن کے ذرائع کے ساتھ اپنا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ان کی (بیوت) سے کلمہ مٹایا گیا۔ (بیوت) کو گرایا گیا لیکن جماعت نے اس کے مقابل پر کوئی بدلہ نہیں لیا اور جماعت میں کبھی بھی بدلہ لینے کے طور پر حملہ کرنے کا رجحان پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ پوری دنیا میں جماعت پُرامن رہی، اپنے پُرامن عقیدہ پر قائم رہی اور کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کی۔

موصوف نے کہا آج سے 40 سال قبل جماعت کے ممبران Dietzenbach میں آئے۔ اس طرح یہاں اس شہر میں یہ ایک بہت پرانی جماعت ہے اور اس جماعت نے ہمارے لئے ایک مثال قائم کی ہے کہ ڈیموکریٹک راہ پر رہتے ہوئے امن کا نمونہ پیش کیا ہے۔

جماعت احمدیہ ہمیشہ سے امن پسند ہے اور یہ جماعت ہمارے اس شہر Dietzenbach کے لئے ترقی کا باعث ہے۔ مجھے آج بہت خوشی ہو رہی ہے کہ یہاں آپ کی (بیت) کا افتتاح ہو رہا ہے۔

موصوف نے سر پر جناح کیپ پہنی ہوئی تھی۔ اس نے بتایا کہ یہ مجھے امام مسعود جہلمی صاحب مرحوم نے تحفہ دی تھی اور اس کے پہننے کا (مومنوں) میں رواج ہے اور یہ دوسروں کو عزت کا مقام دیتی ہے۔ آج حضور انور ہمارے شہر تشریف لائے ہیں تو میں نے حضور کو عزت دیتے ہوئے اس کو پہنا ہے۔

بعد ازاں چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے۔

جاری ہے......

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل حفظ قرآن

مکرم طاہر محمود بٹ صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو بیٹوں اسامہ بٹ اور حارث بٹ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید کے حفظ کا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزان مکرم محمود احمد بٹ صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال کے پوتے اور مکرم جاوید احمد لون صاحب مقیم لندن کے نواسے ہیں اور حضرت مولوی عمر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سابق صدر جماعت شادیوال ضلع گجرات کی نسل سے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کیلئے بابرکت فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

نکاح

مکرم شیخ خالد سہیل صاحب ایم ایس سی آئی ٹی سابق زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم خالد شعیب صاحب ابن مکرم شیخ مسعود احمد خالد صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 19 مارچ 2011ء کو بعد نماز عشاء سبزہ زار فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ ربوہ میں مکرم پروفیسر شاہد احمد قریشی صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے مکرمہ فائزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر نصیر احمد بشیر قریشی صاحب مرحوم کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب صدر قضاء بورڈ کینیڈا نے دعا کروائی۔ دلہا محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے پوتے اور محترم الحاج خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی نسل سے ہیں اور دلہن حضرت حکیم شیخ محمد قریشی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں اور ننھیال کی طرف سے سلسلہ کے قدیم بزرگ محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو قدیم خادم سلسلہ خاندانوں کی اگلی نسل کیلئے باعث برکت و رحمت بنائے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم چوہدری احسن سلیم صاحب ابن مکرم چوہدری رحمت اللہ مانگٹ صاحب جٹ 31 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے انصر احمد احسن واقف نو کی تقریب آمین مورخہ 17 جون 2011ء کو بعد از نماز جمعہ 31 جنوبی ضلع سرگودھا میں منعقد ہوئی۔ موصوف نے بعمر 5 سال 6 ماہ میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ محترم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ امیر حلقہ 33 جنوبی نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم شیخ منیر احمد صاحب معلم وقف جدید کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآنی علوم سے مستفیض فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ رضیہ مبارک صاحبہ گنڈا سنگھ والا فیصل آباد اطلاع دیتی ہیں۔

میرے خاوند مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مورخہ یکم جولائی 2011ء کو شادی میں شرکت کے بعد سائیکل پر اپنے گھر آ رہے تھے کہ پیچھے سے ایک تیز رفتار موٹر سائیکل رکشہ نے ٹکر ماردی اور آپ شدید زخمی حالت میں روڈ پر گر پڑے منہ اور سر پر شدید چوٹ آئی ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 50 سال تھی۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹیاں مکرمہ انعم مبارک صاحبہ مکرمہ کرن مبارک صاحبہ دو بیٹے مکرم ادیب احمد صاحب اور مکرم لقمان احمد صاحب چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم راشد احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مربی صاحب نے ہی کروائی۔ مرحوم مکرم ریاض احمد صاحب اور مکرم اعجاز احمد صاحب محمود سویٹ شاپ ربوہ والوں کے بہنوئی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حب امید
معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

آغا خان سوئم

11 جولائی 1957ء مسلمانوں کے اسماعیلی فرقے کے موروثی پیشوا اور تحریک پاکستان کے عظیم رہنما ہزرائل ہائی نس سر سلطان محمد شاہ آغا خان سوم کی تاریخ وفات ہے۔

آغا خان سوئم 2 نومبر 1877ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباء و اجداد فاطمی خلفاء سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے گیارہویں صدی عیسوی میں مصر اور شمالی افریقہ میں بڑے تزک احتشام سے حکومت کی اور تہذیب و تمدن پر غیر فانی اثرات چھوڑے۔

سر آغا خان ابھی آٹھ سال ہی کے تھے کہ ان کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور یوں 18 اگست 1885ء کو وہ اسماعیلی فرقے کے 48 ویں امام بن گئے۔ ان کی والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور انہیں دینی و دنیاوی رہنمائی کے قابل بنایا۔

سر آغا خان اپنے زمانے کے عظیم سیاست دان اور مدبر تھے۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ برصغیر پاک و ہند کی خوشحالی کیلئے عظیم خدمات انجام دیں بلکہ بین الاقوامی سیاست میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

1903ء میں وہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے اور اس حیثیت میں انہوں نے حکومت برطانیہ سے علی گڑھ میں ایک مسلم یونیورسٹی قائم کرنے کیلئے ایک کروڑ روپے کی امداد کا مطالبہ کیا۔ تاکہ اسے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ہم پلہ بنایا جا سکے۔ یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا جو وفد شملہ میں لارڈ منٹو سے ملا تھا، اس کی قیادت بھی سر آغا خان نے کی۔ اسی برس انہوں نے مسلم لیگ کی تاسیس میں اہم کردار ادا کیا اور 1907ء سے 1913ء تک آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہے۔

اسی دوران انہوں نے علی گڑھ میں مسلم یونیورسٹی کے قیام کی کوششیں بھی جاری رکھیں اور آپ ہی کی مساعی سے یہ یونیورسٹی 1920ء میں قائم ہو گئی۔ آپ اس یونیورسٹی کے پرو چانسلر بھی منتخب ہوئے۔

1930ء میں جب لندن میں گول میز کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہوا تو سر آغا خان نے وہاں بھی مسلمانان برصغیر کی نمائندگی کی۔ آپ کی سیاسی راہنمائی اور خدمات صرف برصغیر کے مسلمانوں تک محدود نہ تھیں بلکہ وہ ترکی کے مجروحین اور یتیموں کی امداد میں بھی پیش پیش تھے۔ آپ اسلامی ممالک کے اتحاد کے زبردست حامی تھے اور جمال الدین افغانی کے ہم خیال تھے۔

سر آغا خان کو اپنی سیاسی بصیرت اور اعلیٰ تدبر کی وجہ سے دنیا بھر میں بے پناہ مقبولیت حاصل تھی۔ 1937ء میں ان کی عالمی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں لیگ آف نیشنز کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے متعدد مواقع پر ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض انجام دیئے۔

سر آغا خان فرقہ اسماعیلیہ کے پہلے امام تھے جو اپنے مریدوں میں ہیرے، جواہرات، سونے اور پلاٹینم میں تولے گئے۔ آپ کا انتقال 11 جولائی 1957ء کو ہوا اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو مصر میں اسوان کے مقام پر دفن کیا گیا۔

آپ کی تصانیف کے نام یہ ہیں۔

India in Transition-
Memories of Agha Khan

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری ظفر عباس صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم ٹمبر مرچنٹ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا مورخہ 13 جون 2011ء کو بعمر 86 سال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ C/71 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں مکرم وقار احمد خان صاحب امیر ضلع سرگودھا نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں آپ ۹۱ کی نماز جنازہ عصر کی نماز کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ ربوہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع سرگودھا نے کروائی۔ مرحومہ دعا گو، پنجوقتہ نماز کی پابند اور رمضان المبارک کے تمام روزے رکھتیں۔ صرف وفات کے آخری سال بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں۔ مرحومہ نے اپنی یاد میں 2 بیٹے خاکسار، مکرم ظفر اقبال صاحب، 2 بیٹیاں مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب صدر حلقہ محمود آباد کراچی اور مکرمہ عصمت صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ اور 12 پوتے پوتیاں 9 نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جبکہ سب سے بڑے بیٹے مکرم محمد الیاس صاحب آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ مرحومہ نے اپنی شادی کے بعد احمدیت بذریعہ دعا قبول کی اور اپنے سارے خاندان میں آخر دم تک احمدی رہیں۔ مرحومہ انتہائی منکسر المزاج پابند صوم و صلوٰۃ، صدقہ خیرات کرنے والی، غریب اور پرور مالی تحریکات میں پیش پیش تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مرسلہ: نظارت صنعت و تجارت

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

نکمے پن کی عادت نہایت ہی مہلک ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مورخہ 18 جولائی 1969ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’ایک بہت بری عادت جسے بعض مخفی ایسوسی ایشنز (Associations) نے بعض اوقات میں بعض جگہوں پر جان بوجھ کر ان لوگوں کو تباہ کرنے کے لئے جن کو وہ اپنا مخالف سمجھتی تھیں یا جن کو تباہ کرنے میں وہ اپنا فائدہ دیکھتی تھیں اس قسم کی عادت پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ہے۔ یہ نکمے پن کی عادت تھی۔

میرے نزدیک نکمے پن کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے قویٰ پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا بوجھ وہ اپنی نشوونما کے اس مخصوص دور میں برداشت کرسکتا ہے۔ یہ بوجھ بتدریج بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ممکن ہے بعض قسم کے بوجھ آخری عمر میں گھٹتے ہی چلے جائیں۔ لیکن بہرحال جسمانی طور پر (روحانی طور پر تو وہ نہیں گھٹتے) نشوونما کے ابتدائی دور میں یہ بوجھ بڑھتا چلا جاتا ہے لیکن کسی کا اپنی قوت اور قابلیت پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا وہ نشوونما کے اس دور میں یا اس مخصوص وقت میں برداشت کرسکتا تھا، یہ نکما پن ہے۔ بوجھ کا ایک حصہ وقت سے تعلق رکھتا ہے کہ اتنا وقت کام کرو۔ اب یہ تو درست ہے کہ ہر آدمی کے کام کی نوعیت مختلف ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے اس کو ایک طاقت دی ہے۔ پس جتنا زیادہ سے زیادہ بوجھ برداشت کر سکتا ہو (اپنے وہم کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کے نتیجہ میں) اتنا وقت اپنے کام میں خرچ کرنا چاہئے۔ اگر وہ اتنا وقت خرچ نہیں کرے گا تو وہ اس کام میں زیادہ قوت لگا نہیں سکے گا۔ دنیا کے کاموں میں تو شاید ہم ٹھہر جائیں لیکن روحانی طور پر تو اوقات بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ انسان کسی اور رنگ میں کسی اور طرف سے کچھ بچاتا ہے اور ادھر دے دیتا ہے۔

پس نکما پن ایک نہایت ہی مہلک چیز ہے۔ یہ عادت روحانی لحاظ سے بھی، اخلاقی لحاظ سے بھی اور (ہم چونکہ اس وقت اقتصادیات کی بات کر رہے ہیں اس لئے) اقتصادی لحاظ سے بھی بڑی ہی مہلک ہے۔ فرض کریں ہم نے کسی چیز کی پیداوار معلوم کرنے کے لئے سال یونٹ مقرر کیا ہے۔ اس اعتبار سے کسی فرد یا خاندان یا ملک کی سال کی مجموعی پیداوار اس کی دولت متصور ہوگی۔ یہ کاغذ پر پرنٹ کیے ہوئے نوٹ (روپے) اصل دولت نہیں بلکہ کسی فرد یا کسی خاندان کی یا کسی ملک کی دولت وہ پیداوار ہے جو ایک سال کے اندر ہوتی ہے۔ اگر کسی ملک کے باشندے اپنے اوقات کار میں سے بیس فیصدی ضائع کردیتے ہیں، بیکار بیٹھے گپیں ہانکتے رہتے ہیں، سینما میں چلے جاتے ہیں اور دوسری قسم کے Shows دیکھنے لگ جاتے ہیں اور اپنے اصل کام کی طرف کماحقہ، توجہ نہیں دیتے تو اس ملک کی پیداوار 100 کی بجائے 80 رہ جاتی ہے۔ اس پر اگر وہ شور مچائیں کہ ہماری ساری ضرورتیں پوری کرو تو ظاہر ہے کہ جب انہوں نے وہ چیز پوری پیدا ہی نہیں کی تو کس طرح سب کی ضرورتیں پوری اور سب کے حقوق ادا ہوسکتے ہیں۔

اگر ایک طالب علم روزانہ بارہ گھنٹے کی بجائے یا دس گھنٹے پڑھنے کی بجائے صرف تین گھنٹے پڑھائی کرے اور باقی وقت ضائع کردے، اگر فرض کریں ہمارے کالجوں میں ایک لاکھ طالب علم ہوں تو اس طرح نکمے پن کی وجہ سے روزانہ تعلیم کے نو لاکھ گھنٹے ضائع ہوئے یعنی انہوں نے اپنی پڑھائی کے اوقات میں سے 75 فیصدی حصہ نکمے پن کی وجہ سے ضائع کردیا۔ پس ایک ایسی قوم جس کے طالب علم اتنے کاہل ہوں وہ ایک ایسی قوم سے جس کے بچے اپنے اوقات میں سے بمشکل ایک فیصدی وقت ضائع کرتے ہوں (کوئی نہ کوئی استثنا تو ہر جگہ ہوتا ہے) دنیوی اعتبار سے کیسے مقابلہ کرسکتی ہے۔

آکسفورڈ میں جو طالب علم کلاس کی پڑھائی کے علاوہ دس بارہ گھنٹے روزانہ پڑھتا تھا وہ پڑھائی میں بڑا اچھا طالب علم سمجھا جاتا تھا اور جو طالب علم روزانہ اوسطاً سات آٹھ گھنٹے پڑھتا تھا اس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ درمیانے درجہ کا طالب علم ہے جبکہ چار پانچ گھنٹے روزانہ پڑھائی کی اوسط بتانے والے طالب علم کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ وہ بڑا آوارہ ہے اس کو پڑھائی کی طرف توجہ نہیں لیکن ہمارے ملک میں روزانہ چار پانچ گھنٹے کی اوسط سے پڑھنے والا ٹاپ کے سکالرز میں شمار ہوتا ہے۔

پس اگر معیار میں یہ فرق ہو تو اس محنتی قوم کے ساتھ ہمارے بچے ان تمام اچھے ذہنوں کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کئے ہیں کیسے مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نکمے پن کی عادت بنیادی طور پر بڑی مہلک ہے اور اقتصادیات پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ پیداوار اور پیداوار کی تیاری اس سے شدید متاثر ہوتی ہے۔ میں نے طالب علم کی مثال دی ہے اور وہ اقتصادی مثال ہی ہے کیونکہ وہ مستقبل کی پیداوار کی تیاری ہے اگر ہم ٹیکنیشن نہیں بنائیں گے، اگر ہمارے ہاں انجینئرز طالب علم نہیں ہوں گے، اگر ڈاکٹر نہیں ہوں گے، اگر وکیل نہیں ہوں گے، اگر پولی ٹیکنیشن میں پڑھنے والے نہیں ہوں گے اور جو ہوں گے وہ وقت ضائع کرنے والے ہوں گے تو ہماری پیداوار کیسے سو فیصد ہوگی۔

غرض یہ طالب علمی کا زمانہ اقتصادی پیداوار کی تیاری کا زمانہ ہے۔ یعنی اس نسل نے آگے جا کر اپنے فن، مہارت اور کوشش کے نتیجہ میں اقتصادی طور پر کچھ پیدا کرنا ہے یا اس نے مادی چیزیں پیدا کرنی ہیں، جیسے کارخانوں میں کپڑے بنتے ہیں یا اس نے سروسز پیدا کرنی ہے جیسے ڈاکٹر کی سروس ہے، وکیل کی سروس ہے۔ اقتصادی زبان میں ان سروسز کو کموڈیٹی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سروسز اقتصادیات کا ایک باقاعدہ حصہ ہیں۔ پس اقتصادی میدان میں بھی نکمے پن کا پیدا نہ ہونے دینا ایک اہم اور بنیادی چیز ہے۔

(بحوالہ کتاب: تلقین عمل)

ربوہ میں طلوع وغروب 11 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

ضرورت برائے سٹاف
ہماری فیکٹری واقع جہلم میں درج ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے
(1) ڈپلومہ ہولڈرز (مکینیکل) (فریش بھی اپلائی کریں)
(2) سٹور کیپر (3) سیکیورٹی گارڈ
(4) اسسٹنٹ سٹور کیپر/ہیلپر
سنگل رہائش بمع دیگر سہولیات
اپنی درخواستیں معہ تصدیق بھجوائیں
جنرل مینیجر۔ چپ بورڈ فیکٹری۔ جی ٹی روڈ جہلم

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
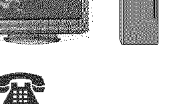
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور